SAKSHI

11 OCT 2023

నూతన విద్యావిధానం అమలుకు శిక్షణ

ప్రొ.చంద్‌కిరణ్‌కు పూలమొక్కను అందిస్తున్న వీసీ ఐనుల్ హసన్

రాయదుర్గం: జాతీయ నూతన విద్యావిధానం అమలు కోసం ఉపాధ్యాయులకు శిక్షణ ఇవ్వనున్నట్టు న్యూఢిల్లీ సంస్కృత ఫౌండేషన్ డైరెక్టర్ ప్రొఫెసర్ చంద్‌కిరణ్ సలూజా పేర్కొన్నారు. మంగళవారం ఉర్దూ విశ్వవిద్యాలయంలో స్కూల్ ఆఫ్ ఎడ్యుకేషన్ నిర్వహించిన ఇంటిగ్రేటెడ్ టీచర్ ఎడ్యుకేషన్ ప్రోగ్రామ్ (ఐటీఈపీ), 'అన్‌వైలింగ్ న్యూ హరిజన్స్ ఇన్ టీచర్ ఎడ్యుకేషన్: ప్రాస్పెక్ట్స్ అండ్ ఛాలెంజెస్' అనే అంశంపై ఒక రోజు సదస్సు నిర్వహించారు. పాల్గొన్నారు. ఈ సందర్భంగా ప్రొఫెసర్ చంద్‌కిరణ్‌సలూజా మాట్లాడారు. వీసీ సయ్యద్ ఐనుల్ హసన్ మాట్లాడుతూ నూతన విద్యావిధానం సహకార స్ఫూర్తిని పెంపొందిస్తుందన్నారు. అనంతరం సలూజాతో కలిసి వైస్‌చాన్స్‌లర్ ఉర్దూ విశ్వవిద్యాలయం ప్రాంగణంలో మొక్కలు నాటారు.

Scanned with CamScanner

راشٹریہ سہارا

11 OCT 2023

حیدرآباد کی تہذیب میں محبت کا اثر

مانو میں مکرم جاہ یادگاری خطبہ۔ علامہ اعجاز فرخ، پروفیسر عین الحسن ودیگر کے خطاب

حیدرآباد، 10/ اکتوبر (پریس نوٹ) حیدرآباد کی داستان ایک تہذیب کی داستان ہے، نہ حسنِ کشمیر ہے نہ صبح بنارس کی دلکش تصویر ہے بلکہ یہ ایک من موہنی تہذیب ہے۔ یہاں کی تہذیب میں محبت کا اثر ہے۔ دوسروں کو جگہ دینے کی خصوصیت زیادہ ہے۔ غدر کے بعد ہندوستان کے گوشے گوشے سے لوگ آئے۔ وہ اپنے ساتھ اپنی تہذیب لے کر آئے اور اس کے اثرات یہاں کی تہذیب و ثقافت پر واقع ہوئے جس کے باعث یہاں کی تہذیب مشترکہ تہذیب کا نمونہ بن گئی۔ یہاں کبھی بھی ذات پات، رنگ ونسل اور زبان کا جھگڑا نہیں رہا۔ حیدرآباد کا اپنا ڈاک نظام اور ریلوے تھا۔ اپنی کرنسی تھی، اپنی عدالت تھی، کوئی چیز انگریزوں کے تسلط کی نہیں تھی۔ ان خیالات کا اظہار حیدرآباد کے ممتاز دانشور علامہ اعجاز فرخ نے مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام کل منعقدہ مکرم جاہ بہادر یادگاری خطبہ پیش کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ علامہ نے مزید کہا کہ حیدرآباد کی ترقی کا آغاز میر محبوب علی خاں کے دور سے ہوتا ہے۔ چومحلہ پیلیس مظفر الملک ناصر جنگ کے زمانے کا پیلیس ہے۔ اس کی مثال ایران میں بھی نہیں ملتی۔ اس کا ڈائننگ ٹیبل اتنا وسیع ہے جہاں 200 افراد کی گنجائش ہے۔ تہذیب وثقافت اور علم وفنون کی ترویج وتوسیع میر محبوب علی خاں کے زمانے میں بڑے پیمانے پر ہوئی۔ یہاں کا تعلیمی نظام میر محبوب علی خاں کا قائم کردہ ہے۔ لیکن ان کے بعد میر عثمان علی خاں کے دور میں بھی حیدرآباد کی بہت ترقی ہوئی۔ خصوصاً تعلیمی اعتبار سے یہاں بڑے بڑے کارنامے انجام دیے گئے۔ مادری زبان میں تعلیم کا حصول اور جامعہ عثمانیہ میں دارالترجمہ کا قیام میر عثمان علی خاں کا کارنامہ ہے۔ پروفیسر سید عین الحسن نے صدارتی خطاب میں کہا کہ میرا پہلا تعارف 1984ء میں حیدرآباد سے ہوا تھا جب میری ملاقات یہاں کے ایڈیٹرس اور اساتذہ سے ہوئی تھی۔ اس وقت روزنامہ منصف کے ایڈیٹر نے مجھے مدعو کیا تھا۔ گولکنڈہ کے ایک مشاعرے میں شرکت کی غرض سے میں یہاں آیا تھا۔ میرے کلام کو بہت پسند کیا گیا تھا۔ انھوں نے اس موقع پر اپنی

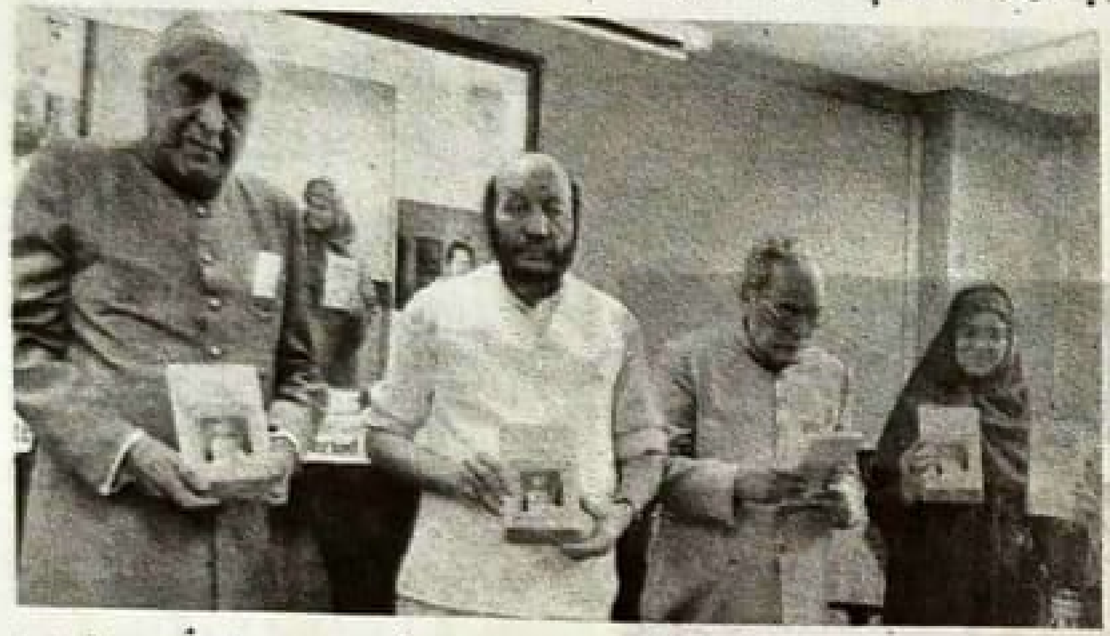

غزل کا ایک شعر بھی سنایا جو اس وقت کے مشاعرے میں انھوں نے پڑھا تھا اور جس پر انہیں داد وتحسین سے نوازا گیا تھا۔ انھوں نے یہاں کی شاعری کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میر نے ولی کا رنگ لیا۔ میر جب اپنی نزاکتوں میں الجھتے ہیں تو ولی کی طرف دیکھتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ جو بات یہاں کے "ہو" میں ہے وہ ہاں میں نہیں اور جو بات نکو اور نکّیں میں ہے وہ "نہیں" میں نہیں۔ مہمان خصوصی جناب شاہد حسین زبیری نے مکرم جاہ بہادر کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات اور ہم کاری کا خصوصی طور پر ذکر کیا اور کہا کہ مکرم جاہ کی جو شخصیت ہے انہیں میں مرحوم کہہ ہی نہیں سکتا۔ انھوں نے مکرم جاہ ایجوکیشنل ٹرسٹ قائم کیا تھا۔ اس کی مالیت اس دور میں نظام چیریٹیبل ٹرسٹ سے بہت زیادہ تھی۔ آج متعدد تعلیمی ادارے اس ٹرسٹ کے زیر پرستی چل رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مکرم جاہ جیسی شخصیت پیدا ہونا مشکل ہے۔ اس موقع پر پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی کی دو تصانیف "عشرت کدۂ آفاق: چندو لعل شادان" اور "دفتر عشق: کلیاتِ ماہ لقا چندا" کی شیخ الجامعہ کے ہاتھوں رسم رونمائی انجام دی گئی۔ ڈاکٹر احمد خان، اسوسی ایٹ پروفیسر، مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت کے شکریہ پر پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔

رہنمائے دکن

حیدرآباد کی تہذیب میں محبت کا اثر

مانو میں مکرم جاہ یادگاری خطبہ۔ علامہ اعجاز فرخ ودیگر کے خطاب

حیدرآباد، 10/ اکتوبر (پریس نوٹ) حیدرآباد کی داستان ایک تہذیب کی داستان ہے، نہ حسنِ کشمیر ہے نہ صبح بنارس کی دلکش تصویر ہے بلکہ یہ ایک من موہنی تہذیب ہے۔ یہاں کی تہذیب میں محبت کا اثر ہے۔ دوسروں کو جگہ دینے کی خصوصیت زیادہ ہے۔ غدر کے بعد ہندوستان کے گوشے گوشے سے لوگ آئے۔ وہ اپنے ساتھ اپنی تہذیب لے کر آئے اور اس کے اثرات یہاں کی تہذیب وثقافت پر واقع ہوئے جس کے باعث یہاں کی تہذیب مشترکہ تہذیب کا نمونہ بن گئی۔ یہاں کبھی بھی ذات پات، رنگ ونسل اور زبان کا جھگڑا نہیں رہا۔ حیدرآباد کا اپنا ڈاک نظام اور ریلوے تھا۔ اپنی کرنسی تھی، اپنی عدالت تھی، کوئی چیز انگریزوں کے تسلط کی نہیں تھی۔ ان خیالات کا اظہار حیدرآباد کے ممتاز دانشور علامہ اعجاز فرخ نے مرکز مطالعات اردو ثقافت، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام کل منعقدہ مکرم جاہ بہادر یادگاری خطبہ پیش کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ علامہ نے مزید کہا کہ حیدرآباد کی ترقی کا آغاز میر محبوب علی خاں کے دور سے ہوتا ہے۔ چومحلہ پیلیس مظفر الملک ناصر جنگ کے زمانے کا پیلیس ہے۔ اس کی مثال ایران میں بھی نہیں ملتی۔ اس کا ڈائننگ ٹیبل اتنا وسیع ہے جہاں 200 افراد کی گنجائش ہے۔ تہذیب وثقافت اور علم وفنون کی ترویج وتوسیع میر محبوب علی خاں کے زمانے میں بڑے پیمانے پر ہوئی۔ یہاں کا تعلیمی نظام میر محبوب علی خاں کا قائم کردہ ہے۔ لیکن ان کے بعد میر عثمان علی خاں کے دور میں بھی حیدرآباد کی بہت ترقی ہوئی۔ خصوصاً تعلیمی اعتبار سے یہاں بڑے بڑے کارنامے انجام دیے گئے۔ مادری زبان میں تعلیم کا حصول اور جامعہ عثمانیہ میں دارالترجمہ کا قیام میر عثمان علی خاں کا کارنامہ ہے۔ پروفیسر سید عین الحسن نے صدارتی خطاب میں کہا کہ میرا پہلا تعارف 1984ء میں حیدرآباد سے ہوا تھا جب میری ملاقات یہاں کے ایڈیٹرس اور اساتذہ سے ہوئی تھی۔ اس وقت روزنامہ منصف کے ایڈیٹر نے مجھے مدعو کیا تھا۔ گولکنڈہ کے ایک مشاعرے میں شرکت کی غرض سے میں یہاں آیا تھا۔ میرے کلام کو بہت پسند کیا گیا تھا۔ انھوں نے اس موقع پر اپنی غزل کا ایک شعر بھی سنایا جو اس وقت کے مشاعرے میں انھوں نے پڑھا تھا اور جس پر انہیں داد وتحسین سے نوازا گیا تھا۔ انھوں نے یہاں کی شاعری کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میر نے ولی کا رنگ لیا۔ میر جب اپنی نزاکتوں میں الجھتے ہیں تو ولی کی طرف دیکھتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ جو بات یہاں کے "ہو" میں ہے وہ ہاں میں نہیں اور جو بات نکو اور نکّیں میں ہے وہ "نہیں" میں نہیں۔ محترمہ اندرا دیوی دھن راجگیر نے اس خطبے میں آن لائن شرکت کی اور اس کامیاب پروگرام کے انعقاد کے لیے ذمہ داران پروگرام کو مبارکباد پیش کی۔ مہمان خصوصی جناب شاہد حسین زبیری نے مکرم جاہ بہادر کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات اور ہم کاری کا خصوصی طور پر ذکر کیا اور کہا کہ مکرم جاہ کی جو شخصیت ہے انہیں میں مرحوم کہہ ہی نہیں سکتا۔ انھوں نے مکرم جاہ ایجوکیشنل ٹرسٹ قائم کیا تھا۔ اس کی مالیت اس دور میں نظام چیریٹیبل ٹرسٹ سے بہت زیادہ تھی۔ آج متعدد تعلیمی ادارے اس ٹرسٹ کے زیر پرستی چل رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مکرم جاہ جیسی شخصیت پیدا ہونا مشکل ہے۔ جلسے کا آغاز جناب محمد طیب قاسمی، ریسرچ اسکالر مرکز مطالعات اردو ثقافت کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پروفیسر عزیز بانو، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات نے استقبالیہ کلمات پیش کیے۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، ڈائرکٹر مرکز نے کارروائی چلائی۔ اس موقع پر پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی کی دو تصانیف "عشرت کدۂ آفاق: چندو لعل شادان" اور "دفتر عشق: کلیاتِ ماہ لقا چندا" کی شیخ الجامعہ کے ہاتھوں رسم رونمائی انجام دی گئی۔ علاوہ ازیں مرکز مطالعات اردو ثقافت کے زیر اہتمام شائع ہونے والے جریدے "ادب وثقافت" شمارہ نمبر 17 کا بھی اجرا عمل میں آیا۔ ڈاکٹر احمد خان، اسوسی ایٹ پروفیسر، مرکز مطالعات اردو ثقافت کے شکریہ پر پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔

Scanned with CamScanner

11 OCT 2023

راشٹریہ سہارا

اردو میں خواتین کے علمی و ادبی کارنامے، ہندوستان کا عظیم تہذیبی سرمایہ

مانو میں دوروزہ قومی کانفرنس کا افتتاحی اجلاس سے پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر و دیگر کا خطاب

حیدرآباد، 10/ اکتوبر۔(پریس نوٹ) ہندوستان کی دیگر زبانوں کی طرح اردو میں بھی خواتین نے اپنی تحریروں کے ذریعے علمی و ادبی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ انھوں نے تمام اصناف ادب میں اپنے تجربات ومشاہدات کو رقم کر کے اردو کے سرمایہ کو مالا مال کیا ہے۔ زبان وادب کے فروغ کیساتھ ساتھ ہندوستان کی معاشرتی اور تہذیبی زندگی کو مستحکم کرنے میں ان کے کارنامے قابلِ قدر ہیں۔ انھیں ہم ہندوستان کا عظیم تاریخی وتہذیبی سرمایہ قرار دے سکتے ہیں۔ ہمیں یہ محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے خواتین کی صلاحیتوں کو پروان چڑھنے کا کتنا موقع دیا۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر 2 روزہ قومی کانفرنس بہ عنوان ”اردو اور دکن میں خواتین کی تحریریں وادبی ثقافتیں: عصری منظر نامہ“ کے افتتاحی اجلاس میں کیا۔ یہ کانفرنس، شعبہ تعلیم نسواں' اردو یونیورسٹی، انوئشی ریسرچ سنٹر فار ویمنس اسٹڈیز اور محکمہ لسانیات وثقافت، حکومتِ تلنگانہ کے اشتراک سے 10 اور 11/ اکتوبر کو منعقد کی جارہی ہے۔ پروفیسر اشرف رفیع' سابق صدر شعبہ اردو، عثمانیہ یونیورسٹی نے مخاطب کرتے ہوئے ریاستِ تلنگانہ اور دکن کی عظیم ثقافت پر روشنی ڈالی اور خواتین کے اردو کارناموں کو خراج تحسین پیش کیا۔ جبکہ مہمان اعزازی کے طور پر پروفیسر سوسی تھارو' سابق صدر، شعبہ مطالعاتِ ثقافت، ایفلو، حیدرآباد نے صحت کی ناسازی کے باعث ویڈیو پیغام بھیجا۔ پروفیسر شہناز نبی، سابق صدر شعبہ اردو وڈائرکٹر' اقبال چیر، کلکتہ یونیورسٹی نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ انھوں نے مختلف اصناف ادب کے حوالے سے نسائی ادب کی انفرادیت کیساتھ ساتھ عصری منظر نامہ کا بھرپور جائزہ پیش کیا اور اس بات پر زور دیا کہ خواتین کے ادب کی تاریخ مرتب کرنے کے لیے اداروں کو آگے آنے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر آمنہ تحسین، صدر شعبہ تعلیم نسواں نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ انھوں نے اپنے خطاب میں نسائی ادب کی اہمیت اور اس پر تحقیق وترتیب واشاعت کی طرف توجہ دلائی۔ انھوں نے بتایا کہ کانفرنس میں شرکت کے لیے ملک کے مختلف شہروں کے علاوہ تلنگانہ کی یونی ورسٹیز کے اساتذہ، محققین، نقاد، مترجم اور آرکائیوز کے ماہرین تشریف لائے ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر اسماء رشید' اسوی ایٹ پروفیسر' شعبہ انگریزی' ایفلو وسکریٹری' انوئشی ریسرچ سنٹر نے کانفرنس کا مکمل تعارف اور اغراض ومقاصد پیش کیے۔ ڈاکٹر شبانہ کیسر، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ تعلیم نسواں نے کارروائی چلائی۔ کانفرنس میں مندوبین کے علاوہ معززین شہر، اساتذہ اور طلبہ کی کثیر تعداد موجود تھی۔

RS

رہنمائے دکن

اردو میں خواتین کے علمی و ادبی کارنامے ہندوستان کا عظیم تہذیبی سرمایہ

مانو میں دوروزہ قومی کانفرنس کا افتتاحی۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر اور دیگر کا خطاب

حیدرآباد 10/ اکتوبر (پریس نوٹ) ہندوستان کی دیگر زبانوں کی طرح اردو میں بھی خواتین نے اپنی تحریروں کے ذریعے علمی وادبی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ انھوں نے تمام اصناف ادب میں اپنے تجربات ومشاہدات کو رقم کر کے اردو کے سرمایہ کو مالا مال کیا ہے۔ زبان وادب کے فروغ کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی معاشرتی اور تہذیبی زندگی کو مستحکم کرنے میں ان کے کارنامے قابلِ قدر ہیں۔ انھیں ہم ہندوستان کا عظیم تاریخی وتہذیبی سرمایہ قرار دے سکتے ہیں۔ ہمیں یہ محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے خواتین کی صلاحیتوں کو پروان چڑھنے کا کتنا موقع دیا۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر 2 روزہ قومی کانفرنس بہ عنوان ”اردو اور دکن میں خواتین کی تحریریں وادبی ثقافتیں: عصری منظر نامہ“ کے افتتاحی اجلاس میں کیا۔ یہ کانفرنس، شعبہ تعلیم نسواں' اردو یونیورسٹی، انوئشی ریسرچ سنٹر فار ویمنس اسٹڈیز اور محکمہ لسانیات وثقافت، حکومتِ تلنگانہ کے اشتراک سے 10 اور 11/ اکتوبر کو منعقد کی جارہی ہے۔ پروفیسر اشرف رفیع' سابق صدر شعبہ اردو، عثمانیہ یونیورسٹی نے مخاطب کرتے ہوئے ریاستِ تلنگانہ اور دکن کی عظیم ثقافت پر روشنی ڈالی اور خواتین کے اردو کارناموں کو خراج تحسین پیش کیا۔ جبکہ مہمان اعزازی کے طور پر پروفیسر سوسی تھارو' سابق صدر، شعبہ مطالعاتِ ثقافت، ایفلو، حیدرآباد نے صحت کی ناسازی کے باعث ویڈیو پیغام بھیجا۔ پروفیسر شہناز نبی، سابق صدر شعبہ اردو وڈائرکٹر' اقبال چیر، کلکتہ یونیورسٹی نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ انھوں نے مختلف اصناف ادب کے حوالے سے نسائی ادب کی انفرادیت کے ساتھ ساتھ عصری منظر نامہ کا بھرپور جائزہ پیش کیا اور اس بات پر زور دیا کہ خواتین کے ادب کی تاریخ مرتب کرنے کے لیے اداروں کو آگے آنے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر آمنہ تحسین، صدر شعبہ تعلیم نسواں نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ انھوں نے اپنے خطاب میں نسائی ادب کی اہمیت اور اس پر تحقیق وترتیب واشاعت کی طرف توجہ دلائی۔ انھوں نے بتایا کہ کانفرنس میں شرکت کے لیے ملک کے مختلف شہروں کے علاوہ تلنگانہ کی یونی ورسٹیز کے اساتذہ، محققین، نقاد، مترجم اور آرکائیوز کے ماہرین تشریف لائے ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر اسماء رشید' اسوی ایٹ پروفیسر' شعبہ انگریزی' ایفلو وسکریٹری' انوئشی ریسرچ سنٹر نے کانفرنس کا مکمل تعارف اور اغراض ومقاصد پیش کیے۔ ڈاکٹر شبانہ کیسر، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ تعلیم نسواں نے کارروائی چلائی۔ کانفرنس میں مندوبین کے علاوہ معززین شہر، اساتذہ اور طلبہ کی کثیر تعداد موجود تھی۔

Scanned with CamScanner

رہنمائے دکن 11 OCT 2023

اردو یونیورسٹی میں فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کا افتتاح

پروفیسر اشتیاق احمد کا خطاب

حیدرآباد، 10/اکتوبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذہ اردو ذریعہ تعلیم (سی پی ڈی یو ایم ٹی) کے زیر اہتمام اسسٹنٹ پروفیسرس کے لیے اڈوانسڈ پیڈاگوگیز (FDP on Advanced Pedagogies) پر دو ہفتہ طویل آن لائن فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کا کل افتتاح عمل میں آیا۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے اپنے خطاب میں کہا کہ مانو تعلیم و تدریس میں عمدگی کو فروغ دینے کے لیے پُر عزم ہے۔ یہ پروگرام جو اساتذہ کو ایسے علم و فن سے آراستہ کرتا ہے جس کی انہیں ضرورت ہے۔ تعلیم و تدریس کے تئیں یونیورسٹی کے عزم کا اظہار بھی ہے۔ اس کے ذریعہ تدریس اور سیکھنے کے طریقوں میں نمایاں بہتری آئے گی جس سے ملک بھر کے طلباء کو فائدہ پہنچے گا۔ پروفیسر عبدالواحد، ڈین، اسکول آف ٹیکنالوجی افتتاحی اجلاس کے مہمان خصوصی تھے۔ پروفیسر محمد عبدالسمیع صدیقی، ڈائرکٹر، مرکز نے افتتاحی کلمات پیش کیے۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، پرنسپل، مانو پالی ٹیکنیک حیدرآباد و کوآرڈینیٹر پروگرام نے شکریہ ادا کیا جبکہ ڈاکٹر مصباح انظر، اسسٹنٹ پروفیسر نے کاروائی چلائی۔ پروگرام کے انعقاد کا مقصد اساتذہ کو جدید تدریسی تکنیکوں اور حکمت عملیوں کے ذریعے بااختیار بنانا ہے۔ 21/اکتوبر تک جاری اس پروگرام میں ملک کے مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں کے 80 سے زائد اسسٹنٹ پروفیسرس شرکت کر رہے ہیں۔

CS Scanned with CamScanner

AL HAYAT Ranchi Wednesday 11-10-2023

اردو یونیورسٹی میں فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کا افتتاح

پروفیسر اشتیاق احمد کا خطاب

الحیات نیوز سروس

حیدرآباد: مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ، مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذہ اردو ذریعہ تعلیم (سی پی ڈی یو ایم ٹی) کے زیر اہتمام اسسٹنٹ پروفیسرس کے لیے اڈوانسڈ پیڈاگوگیس (FDP on Advanced Pedagogies) پر دو ہفتہ طویل آن لائن فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کا کل افتتاح عمل میں آیا۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے اپنے خطاب میں کہا کہ مانو تعلیم وتدریس میں عمدگی کو فروغ دینے کے لیے پُرعزم ہے۔ یہ پروگرام جو اساتذہ کو ایسے علم وفن سے آراستہ کرتا ہے جس کی انہیں ضرورت ہے۔ تعلیم وتدریس کے تئیں یونیورسٹی کے عزم کا اظہار بھی ہے۔ اس کے ذریعہ تدریس اور سیکھنے کے طریقوں میں نمایاں بہتری آئے گی جس سے ملک بھر کے طلباء کو فائدہ پہنچے گا۔ پروفیسر عبدالواحد، ڈین، اسکول آف ٹیکنالوجی افتتاحی اجلاس کے مہمان خصوصی تھے۔ پروفیسر محمد عبدالسمیع صدیقی، ڈائرکٹر، مرکز نے افتتاحی کلمات پیش کیے۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، پرنسپل، مانو پالی ٹیکنیک حیدرآباد و کوآرڈینیٹر پروگرام نے شکریہ ادا کیا جبکہ ڈاکٹر مصباح انظر، اسسٹنٹ پروفیسر نے کاروائی چلائی۔ پروگرام کے انعقاد کا مقصد ااساتذہ کو جدید تدریسی تکنیکوں اور حکمت عملیوں کے ذریعے بااختیار بنانا ہے۔ 21 اکتوبر تک جاری اس پروگرام میں ملک کے مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں کے 80 سے زائد اسسٹنٹ پروفیسرس شرکت کررہے ہیں۔

AL HAYAT Ranchi Wednesday 11-10-2023

حیدرآباد کی تہذیب میں محبت کا اثر

مانو میں مکرم جاہ یادگاری خطبہ۔ علامہ اعجاز فرخ، پروفیسر عین الحسن ودیگر کے خطاب

الحیات نیوز سروس

حیدرآباد: حیدرآباد کی داستان ایک تہذیب کی داستان ہے۔ نہ حسن کشمیر ہے نہ صبح بنارس کی دلکش تصویر ہے بلکہ یہ ایک من موہنی تہذیب ہے۔ یہاں کی تہذیب میں محبت کا اثر ہے۔ دوسروں کو جگہ دینے کی خصوصیت زیادہ ہے۔ غدر کے بعد ہندوستان کے گوشے گوشے سے لوگ آئے۔ وہ اپنے ساتھ اپنی تہذیب لے کر آئے اور اس کے اثرات یہاں کی تہذیب وثقافت پر واقع ہوئے جس کے باعث یہاں کی تہذیب مشترکہ تہذیب کا نمونہ بن گئی۔ یہاں کبھی بھی ذات پات، رنگ ونسل اور زبان کا جھگڑا نہیں رہا۔ حیدرآباد کا اپنا ڈاک نظام اور ریلوے تھا۔ اپنی کرنسی تھی اپنی عدالت تھی، کوئی چیز انگریزوں کے تسلط کی نہیں تھی۔ ان خیالات کا اظہار حیدرآباد کے ممتاز دانشور علامہ اعجاز فرخ نے مرکز مطالعاتِ اردو وثقافت، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام کل منعقدہ مکرم جاہ بہادر یادگاری خطبہ پیش کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ علامہ نے مزید کہا کہ حیدرآباد کی ترقی کا آغاز میر محبوب علی خاں کے دور سے ہوتا ہے۔ چومحلہ پیلیس مظفر الملک ناصر جنگ کے زمانے کا پیلیس ہے۔ اس کی مثال ایران میں بھی نہیں ملتی۔ اس کا ڈائننگ ٹیبل اتنا وسیع ہے جہاں 200 افراد کی گنجائش ہے۔ تہذیب وثقافت اور علم وفنون کی ترویج وتوسیع میر محبوب علی خاں کے زمانے میں بڑے پیمانے پر ہوئی۔ یہاں کا تعلیمی نظام میر محبوب علی خاں کا قائم کردہ ہے۔ لیکن ان کے بعد میر عثمان علی خاں کے دور میں بھی حیدرآباد کی بہت ترقی ہوئی۔ خصوصاً تعلیمی اعتبار سے یہاں بڑے بڑے کارنامے انجام دے گئے۔ مادری زبان میں تعلیم کا حصول اور جامعہ عثمانیہ میں دارالترجمہ کا قیام میر عثمان علی خاں کا کارنامہ ہے۔ پروفیسر سید عین الحسن نے صدارتی خطاب میں کہا کہ میرا پہلا تعارف 1984 میں حیدرآباد سے ہوا تھا جب میری ملاقات یہاں کے ایڈیٹرس اور اساتذہ سے ہوئی تھی۔ اس وقت روزنامہ منصف کے ایڈیٹر نے مجھے مدعو کیا تھا۔ گولکنڈہ کے ایک مشاعرے میں شرکت کی غرض سے میں یہاں آیا تھا۔ میرے کلام کو بہت پسند کیا گیا تھا۔ انھوں نے اس موقع پر اپنی غزل کا ایک شعر بھی سنایا جو اس وقت کے مشاعرے میں انھوں نے پڑھا تھا اور جس پر انھیں داد وتحسین سے نوازا گیا تھا۔ انھوں نے یہاں کی شاعری کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میر نے ولی کا رنگ لیا۔ میر جب اپنی نزاکتوں میں الجھتے ہیں تو ولی کی طرف دیکھتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ جو بات یہاں کے "ہمو" میں ہے وہ ہاں میں نہیں اور جو بات نکو اور نکّیں میں ہے وہ "نہیں" میں نہیں۔ محترمہ اندرا دیوی دھن راجگیر نے اس خطبے میں آن لائن شرکت کی اور اس کامیاب پروگرام کے انعقاد کے لیے ذمہ داران پروگرام کو مبارکباد پیش کی۔ مہمان خصوصی جناب شاہد حسین زبیری نے مکرم جاہ بہادر کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات اور ہم کاری کا خصوصی طور پر ذکر کیا اور کہا کہ مکرم جاہ کی جو شخصیت ہے انھیں میں مرحوم کہہ ہی نہیں سکتا۔ انھوں نے مکرم جاہ ایجوکیشنل ٹرسٹ قائم کیا تھا۔ اس کی مالیت اس دور میں نظام چیریٹیبل ٹرسٹ سے بہت زیادہ تھی۔ آج متعدد تعلیمی ادارے اس ٹرسٹ کے زیر پرستی چل رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مکرم جاہ جیسی شخصیت پیدا ہونا مشکل ہے۔ جلسے کا آغاز جناب محمد طیب قاسمی، ریسرچ اسکالر مرکز مطالعاتِ اردو وثقافت کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پروفیسر عزیز بانو، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات وہندوستانیات نے استقبالیہ کلمات پیش کیے۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، ڈائرکٹر مرکز نے کارروائی چلائی۔ اس موقع پر پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی کی دو تصانیف "عشرت کدہ آفاق: چندو لعل شادان" اور "دفتر عشق: کلیاتِ ماہ لقا چندا" کی شیخ الجامعہ کے ہاتھوں رسم رونمائی انجام دی گئی۔ علاوہ ازیں مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت کے زیر اہتمام شائع ہونے والے جریدے "ادب وثقافت" شمارہ نمبر 17 کا بھی اجرا عمل میں آیا۔ ڈاکٹر احمد خان، اسوسی ایٹ پروفیسر، مرکز مطالعاتِ اردو وثقافت کے شکریہ پر پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔

اردو میں خواتین کے علمی وادبی کارنامے ہندوستان کا عظیم تہذیبی سرمایہ

مانو میں دوروزہ قومی کانفرنس کا افتتاحی۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر اور دیگر کا خطاب

الحیات نیوز سروس

حیدرآباد: ہندوستان کی دیگر زبانوں کی طرح اردو میں بھی خواتین نے اپنی تحریروں کے ذریعے علمی وادبی صلاحیتوں کالوہا منوایا ہے۔ انھوں نے تمام اصنافِ ادب میں اپنے تجربات ومشاہدات کو رقم کرکے اردو کے سرمایہ کو مالا مال کیا ہے۔ زبان وادب کے فروغ کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی معاشرتی اور تہذیبی زندگی کو مستحکم کرنے میں ان کے کارنامے قابلِ قدر ہیں۔ انھیں ہم ہندوستان کا عظیم تاریخی وتہذیبی سرمایہ قرار دے سکتے ہیں۔ ہمیں یہ محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے خواتین کی صلاحیتوں کو پروان چڑھنے کا کتنا موقع دیا۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر 2 روزہ قومی کانفرنس بہ عنوان "اردو اور دکن میں خواتین کی تحریریں و ادبی ثقافتیں: عصری منظر نامہ" کے افتتاحی اجلاس میں کیا۔ یہ کانفرنس، شعبہ تعلیمِ نسواں، اردو یونیورسٹی، انوِیشی ریسرچ سنٹر فار ویمنس اسٹڈیز اور محکمہ لسانیات وثقافت، حکومتِ تلنگانہ کے اشتراک سے 10 اور 11 اکتوبر کو منعقد کی جارہی ہے۔ پروفیسر اشرف رفیع، سابق صدر شعبہ اردو، عثمانیہ یونیورسٹی نے مخاطب کرتے ہوئے ریاستِ تلنگانہ اور دکن کی عظیم ثقافت پر روشنی ڈالی اور خواتین کے اردو کارناموں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ جبکہ مہمان اعزازی کے طور پر پروفیسر سوسی تھارو، سابق صدر، شعبہ مطالعاتِ ثقافت، ایفلو، حیدرآباد نے صحت کی ناسازی کے باعث ویڈیو پیغام بھیجا۔ پروفیسر شہناز نبی، سابق صدر شعبہ اردو و ڈائرکٹر اقبال چیر، کلکتہ یونیورسٹی نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ انھوں نے مختلف اصناف ادب کے حوالہ سے نسائی ادب کی انفرادیت کے ساتھ ساتھ عصری منظر نامہ کا بھرپور جائزہ پیش کیا اور اس بات پر زور دیا کہ خواتین کے ادب کی تاریخ مرتب کرنے کے لیے اداروں کو آگے آنے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر آمنہ تحسین، صدر شعبہ تعلیمِ نسواں نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ انھوں نے اپنے خطاب میں نسائی ادب کی اہمیت اور اس پر تحقیق وترتیب و اشاعت کی طرف توجہ دلائی۔ انھوں نے بتایا کہ کانفرنس میں شرکت کے لیے ملک کے مختلف شہروں کے علاوہ تلنگانہ کی یونیورسٹیز کے اساتذہ، محققین، نقاد، مترجم اور آرکائیوز کے ماہرین تشریف لائے ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر اسماء رشید، اسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ انگریزی، ایفلو و سکریٹری، انوِیشی ریسرچ سنٹر نے کانفرنس کا مکمل تعارف اور اغراض ومقاصد پیش کیے۔ ڈاکٹر شبانہ کیسر، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ تعلیمِ نسواں نے کارروائی چلائی۔ کانفرنس میں مندوبین کے علاوہ معززین شہر، اساتذہ اور طلبہ کی کثیر تعداد موجود تھی۔

AL HAYAT Ranchi **Wednesday 11-10-2023**

Aadab Telangana, 11-10-2023

اردو یونیورسٹی میں فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کا افتتاح

حیدرآباد، 10 را کتوبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذہ اردو ذریعہ تعلیم (سی پی ڈی یو ایم ٹی) کے زیر اہتمام اسسٹنٹ پروفیسرس کے لیے اڈوانسڈ پیڈاگوگیس (FDP on Advanced Pedagogies) پر دو ہفتہ طویل آن لائن فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کا کل افتتاح عمل میں آیا۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے اپنے خطاب میں کہا کہ مانو تعلیم و تدریس میں عمدگی کو فروغ دینے کے لیے پُر عزم ہے۔ یہ پروگرام جو اساتذہ کو ایسے علم وفن سے آراستہ کرتا ہے جس کی انہیں ضرورت ہے۔ تعلیم و تدریس کے تئیں یونیورسٹی کے عزم کا اظہار بھی ہے۔اس کے ذریعہ تدریس اور سیکھنے کے طریقوں میں نمایاں بہتری آئے گی جس سے ملک بھر کے طلباء کو فائدہ پہنچے گا۔ پروفیسر عبدالواحد، ڈین، اسکول آف ٹیکنالوجی افتتاحی اجلاس کے مہمان خصوصی تھے۔ پروفیسر محمد عبدالسمیع صدیقی، ڈائرکٹر، مرکز نے افتتاحی کلمات پیش کیے۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، پرنسپل، مانو پالی ٹیکنیک حیدرآباد و کوآرڈینیٹر پروگرام نے شکریہ ادا کیا جبکہ ڈاکٹر مصباح انظر، اسسٹنٹ پروفیسر نے کاروائی چلائی۔ پروگرام کے انعقاد کا مقصد اساتذہ کو جدید تدریسی تکنیکوں اور حکمت عملیوں کے ذریعے بااختیار بنانا ہے۔ 21 را کتوبر تک جاری اس پروگرام میں ملک کے مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں کے 80 سے زائد اسسٹنٹ پروفیسرس شرکت کر رہے ہیں۔

Aadab Telangana, 11-10-2023

حیدرآباد کی تہذیب میں محبت کا اثر

مانو میں مکرم جاہ یادگاری خطبہ۔ علامہ اعجاز فرخ، پروفیسر عین الحسن و دیگر کے خطاب

حیدرآباد، 10 /اکتوبر (پریس نوٹ) حیدرآباد کی داستان ایک تہذیب کی داستان ہے۔ نہ حسن کشمیر ہے نہ صبح بنارس کی دلکش تصویر ہے بلکہ یہ ایک حسن موتی تہذیب ہے۔ یہاں کی تہذیب میں محبت کا اثر ہے۔ دوسروں کو جگہ دینے کی خصوصیت زیادہ ہے۔ غدر کے بعد ہندوستان کے گوشے گوشے سے لوگ آئے۔ وہ اپنے ساتھ اپنی تہذیب لے کر آئے اور اس کے اثرات یہاں کی تہذیب و ثقافت پر واقع ہوئے جس کے باعث یہاں کی تہذیب مشترکہ تہذیب کا نمونہ بن گئی۔ یہاں کبھی بھی ذات پات، رنگ و نسل اور زبان کا جھگڑا نہیں رہا۔ حیدرآباد کا اپنا ڈاک نظام اور ریلوے تھا۔ اپنی کرنسی تھی، اپنی عدالت تھی، کوئی چیز انگریزوں کے تسلط کی نہیں تھی۔ ان خیالات کا اظہار حیدرآباد کے ممتاز دانشور علامہ اعجاز فرخ نے مرکز مطالعات اردو ثقافت، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام کل منعقدہ مکرم جاہ بہادر یادگاری خطبہ پیش کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ علامہ نے مزید کہا کہ حیدرآباد کی ترقی کا آغاز میر محبوب علی خاں کے دور سے ہوتا ہے۔ چومحلہ پیلس مظفر الملک ناصر جنگ کے زمانے کا پیلس ہے۔ اس کی مثال ایران میں بھی نہیں ملتی۔ اس کا ڈائننگ ہال اتنا وسیع ہے جہاں 200 افراد کی گنجائش ہے۔ تہذیب و ثقافت اور علم و فنون کی ترویج و توسیع میر محبوب علی خاں کے زمانے میں بڑے پیمانے پر ہوئی۔ یہاں کا تعلیمی نظام میر محبوب علی خاں کا قائم کردہ ہے۔ لیکن ان کے بعد میر عثمان علی خاں کے دور میں بھی حیدرآباد کی بہت ترقی ہوئی۔ خصوصاً تعلیمی اعتبار سے یہاں بڑے بڑے کارنامے انجام دیے گئے۔ مادری زبان میں تعلیم کا حصول اور جامعہ عثمانیہ میں دارالترجمہ کا قیام میر عثمان علی خاں کا کارنامہ ہے۔ پروفیسر سید عین الحسن نے صدارتی خطاب میں کہا کہ میرا پہلا تعارف 1984ء میں حیدرآباد سے ہوا تھا جب میری ملاقات یہاں کے ایڈیٹرس اور اساتذہ سے ہوئی تھی۔ اس وقت روزنامہ منصف کے ایڈیٹر نے مجھے مدعو کیا تھا۔

Daily HAMARA SAMAJ Delhi

روزنامہ ہمارا سماج دہلی

11-10-2023

اردو میں خواتین کے علمی و ادبی کارنامے ہندوستان کا عظیم تہذیبی سرمایہ

مانو میں دو روزہ قومی کانفرنس کا افتتاح، پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر اور دیگر کا خطاب

حیدرآباد، 10/ اکتوبر، پریس ریلیز، ہمارا سماج: ہندوستان کی دیگر زبانوں کی طرح اردو میں بھی خواتین نے اپنی تحریروں کے ذریعے علمی و ادبی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ انھوں نے تمام اصنافِ ادب میں اپنے تجربات و مشاہدات کو رقم کر کے اردو کے سرمایہ کو مالا مال کیا ہے۔ زبان و ادب کے فروغ کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی معاشرتی اور تہذیبی زندگی کو مستحکم کرنے میں ان کے کارنامے قابلِ قدر ہیں۔ انھیں ہم ہندوستان کا عظیم تاریخی و تہذیبی سرمایہ قرار دے سکتے ہیں۔ ہمیں یہ محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے خواتین کی صلاحیتوں کو پروان چڑھنے کا کتنا موقع دیا۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر 2 روزہ قومی کانفرنس بہ عنوان ”اردو اور دکن میں خواتین کی تحریریں و ادبی ثقافتیں: عصری منظر نامہ“ کے افتتاحی اجلاس میں کیا۔ یہ کانفرنس، شعبۂ تعلیم نسواں، اردو یونیورسٹی، انوشکی ریسرچ سنٹر فار ویمنس اسٹڈیز اور محکمہ لسانیات و ثقافت، حکومتِ تلنگانہ کے اشتراک سے 10 اور 11/ اکتوبر کو منعقد کی جارہی ہے۔ پروفیسر اشرف رفیع، سابق صدر شعبہ اردو، عثمانیہ یونیورسٹی نے مخاطب کرتے ہوئے ریاستِ تلنگانہ اور دکن کی عظیم ثقافت پر روشنی ڈالی اور خواتین کے اردو کارناموں کو خراج تحسین پیش کیا۔ جبکہ مہمان اعزازی کے طور پر پروفیسر سوسی تھارو، سابق صدر، شعبہ مطالعات ثقافت، انفلو، حیدرآباد نے صحت کی ناسازی کے باعث ویڈیو پیغام بھیجا۔ پروفیسر شہناز نبی، سابق صدر شعبہ اردو و ڈائرکٹر، اقبال چیر، کلکتہ یونیورسٹی نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ انھوں نے مختلف اصناف ادب کے حوالے سے نسائی ادب کی انفرادیت کے ساتھ ساتھ عصری منظر نامہ کا بھرپور جائزہ پیش کیا اور اس بات پر زور دیا کہ خواتین کے ادب کی تاریخ مرتب کرنے کے لیے اداروں کو آگے آنے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر آمنہ تحسین، صدر شعبہ تعلیم نسواں نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ انھوں نے اپنے خطاب میں نسائی ادب کی اہمیت اور اس پر تحقیق و ترتیب و اشاعت کی طرف توجہ دلائی۔ انھوں نے بتایا کہ کانفرنس میں شرکت کے لیے ملک کے مختلف شہروں کے علاوہ تلنگانہ کی یونی ورسٹیز کے اساتذہ، محققین، نقاد، مترجم اور آرکائیوز کے ماہرین تشریف لائے ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر اسماء رشید، اسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ انگریزی، انفلو و سکریٹری، انوشکی ریسرچ سنٹر نے کانفرنس کا مکمل تعارف اور اغراض و مقاصد پیش کیے۔

Daily HAMARA SAMAJ Delhi
روزنامہ ہمارا سماج دہلی
11-10-2023

مانو میں تدریس اساتذہ کے نئے افق پر کانفرنس کا انعقاد

پروفیسر چاند کرن سلوجا و دیگر کے خطاب، آئی ٹی ای پی کورس کا افتتاح

حیدرآباد، 10/ اکتوبر، پریس ریلیز، ہمارا سماج: مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، اسکول برائے تعلیم وتربیت کے زیر اہتمام کل 4 سالہ انٹیگریٹیڈ ٹیچر ایجوکیشن پروگرام (آئی ٹی ای پی) پروگرام کے آغاز کے موقع پر ''تدریس اساتذہ کے نئے افق کی پیشکش: چیلنج وامکانات'' کے زیر عنوان پر ایک روزہ کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔ مہمان خصوصی، پروفیسر چاند کرن سلوجا نے زبان کی رکاوٹوں اور تعمیری نقطہ نظر (این سی ایف-2005) کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے مزید اس حقیقت پر زور دیا کہ 4 سالہ آئی ٹی ای پی پروگرام اساتذہ کو چار مراحل کے لیے تیار کرنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یعنی این ای پی 2020 کے نئے اسکول ڈھانچے کے مطابق فاؤنڈیشنل، پریپیٹری، مڈل اور ثانوی مراحل۔ انہوں نے اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ اس کورس کو مکمل کرنے والے طلبہ، ہندوستانی اقدار، زبانوں، علم، اخلاقیات، قبائلی روایت پر مبنی ہوں گے اور تعلیم اور تدریس میں جدید ترین پیشرفت سے بھی اچھی طرح واقف ہوں گے۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر مانو، نے اپنے صدارتی خطاب میں اساتذہ کے باہمی تعاون کے جذبے پر روشنی ڈالی۔ پروفیسر محمد مشاہد نے شکریہ ادا کیا۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے آئی ٹی ای پی کے آغاز کے لیے کی گئی کوششوں پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی I نے دیگر شعبہ جات کی جانب سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کی۔ پروفیسر صدیقی محمد محمود، او ایس ڈی II نے اساتذہ کے اہم کردار اور اکیسویں صدی میں اساتذہ کی تعلیم کے نصاب کو تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا جو این ای پی 2020 کے اقدامات سے ہم آہنگ ہے۔ پروفیسر ونجا. ایم، ڈین نے آئی ٹی ای پی کا جائزہ پیش کیا اور کمیٹی اراکین اور تمام شعبہ جات کے صدور و ڈین کی مخلصانہ خدمات کا اعتراف کیا۔ پروفیسر شاہین الطاف شیخ، صدر شعبہ نے مانو میں آئی ٹی ای پی کے اجراء کے موقع پر استقبال کیا۔ افتتاحی سیشن کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ پینل مباحثہ میں ممتاز ماہرین تعلیم پروفیسر مدھوسودن جے وی، ہیڈ، ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اینڈ ایجوکیشن ٹیکنالوجی، یونیورسٹی آف حیدرآباد، ڈاکٹر پی شنکر، فیکلٹی، اسکول آف ایجوکیشن، عثمانیہ یونیورسٹی، پروفیسر سرینواس راؤ، ڈین، اندرا مہندرا اسکول آف ایجوکیشن، مہندرا یونیورسٹی اور پروفیسر گھنٹہ رمیش اعزازی پروفیسر، نظامت فاصلاتی تعلیم شریک تھے۔ پروفیسر اشتیاق احمد نے اختتامی خطاب کیا اور پروفیسر وقار النساء نے شکریہ ادا کیا۔ انتظامی ٹیم کی قیادت پروفیسر محمد مشاہد کر رہے تھے۔ ڈاکٹر اشونی، کوآرڈینیٹر اور ڈاکٹر وی ایس سومی، شریک کوآرڈینیٹر تھے۔ اساتذہ ڈاکٹر رفیع محمد، ڈاکٹر فردوس تبسم، ڈاکٹر صدف تھرے ووڈیکل، ڈاکٹر جرار احمد، ڈاکٹر اشرف نواز، ڈاکٹر ام سلمٰی اور ڈاکٹر پروین کمار نے بھی انتظامات میں حصہ لیا۔

Lazawal (Jammu), 11-10-2023

اردو یونیورسٹی میں فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کا افتتاح

پروفیسر اشتیاق احمد کا خطاب

لازوال ڈیسک

حیدرآباد//مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذہ اردو ذریعہ تعلیم (سی پی ڈی یو ایم ٹی) کے زیر اہتمام اسسٹنٹ پروفیسرس کے لیے اڈوانسڈ پیڈاگوگیس (FDP on Advanced Pedagogies) پر دو ہفتہ طویل آن لائن فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کا کل افتتاح عمل میں آیا۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے اپنے خطاب میں کہا کہ مانو تعلیم و تدریس میں عمدگی کو فروغ دینے کے لیے پُرعزم ہے۔ یہ پروگرام جو اساتذہ کو ایسے علم وفن سے آراستہ کرتا ہے جس کی انہیں ضرورت ہے۔ تعلیم و تدریس کے تئیں یونیورسٹی کے عزم کا اظہار بھی ہے۔ اس کے ذریعہ تدریس اور سیکھنے کے طریقوں میں نمایاں بہتری آئے گی جس سے ملک بھر کے طلباء کو فائدہ پہنچے گا۔ پروفیسر عبدالواحد، ڈین، اسکول آف ٹیکنالوجی افتتاحی اجلاس کے مہمان خصوصی تھے۔ پروفیسر محمد عبدالسمیع صدیقی، ڈائرکٹر، مرکز نے افتتاحی کلمات پیش کیے۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، پرنسپل، مانو پالی ٹیکنیک حیدرآباد و کوآرڈینیٹر پروگرام نے شکریہ ادا کیا جبکہ ڈاکٹر مصباح انظر، اسسٹنٹ پروفیسر نے کاروائی چلائی۔ پروگرام کے انعقاد کا مقصد اساتذہ کو جدید تدریسی تکنیکوں اور حکمت عملیوں کے ذریعے بااختیار بنانا ہے۔ 21/ اکتوبر تک جاری اس پروگرام میں ملک کے مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں کے 80 سے زائد اسسٹنٹ پروفیسرس شرکت کررہے ہیں۔

Lazawal (Jammu), 11-10-2023

حیدر آباد کی تہذیب میں محبت کا اثر

مانو میں مکرم جاہ یادگاری خطبہ۔ علامہ اعجاز فرخ، پروفیسر عین الحسن و دیگر کے خطاب

لازوال ڈیسک

حیدرآباد در حیدرآباد کی داستان ایک تہذیب کی داستان ہے، نہ حسنِ کشمیر ہے نہ صبحِ بنارس کی دلکش تصویر ہے بلکہ یہ ایک من موہنی تہذیب ہے۔ یہاں کی تہذیب میں محبت کا اثر ہے۔ دوسروں کو جگہ دینے کی خصوصیت زیادہ ہے۔ غدر کے بعد ہندوستان کے گوشے گوشے سے لوگ آئے۔ وہ اپنے ساتھ اپنی تہذیب لے کر آئے اور اس کے اثرات یہاں کی تہذیب وثقافت پر واقع ہوئے جس کے باعث یہاں کی تہذیب مشترکہ تہذیب کا نمونہ بن گئی۔ یہاں کبھی بھی ذات پات، رنگ و نسل اور زبان کا جھگڑا نہیں رہا۔ حیدرآباد کا اپنا ڈاک نظام اور ریلوے تھا۔ اپنی کرنسی تھی، اپنی عدالت تھی، کوئی چیز انگریزوں کے تسلط کی نہیں تھی۔ ان خیالات کا اظہار حیدرآباد کے ممتاز دانشور علامہ اعجاز فرخ نے مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام کل منعقدہ مکرم جاہ بہادر یادگاری خطبہ پیش کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ علامہ نے مزید کہا کہ حیدرآباد کی ترقی کا آغاز میر محبوب علی خاں کے دور سے ہوتا ہے۔ چومحلہ پیلیس مظفر الملک ناصر جنگ کے زمانے کا پیلیس ہے۔ اس کی مثال ایران میں بھی نہیں ملتی۔ اس کا ڈائننگ ٹیبل اتنا وسیع ہے جہاں 200 افراد کی گنجائش ہے۔ تہذیب وثقافت اور علم و فنون کی ترویج وتوسیع میر محبوب علی خاں کے زمانے میں بڑے پیمانے پر ہوئی۔ یہاں کا تعلیمی نظام میر محبوب علی خاں کا قائم کردہ ہے۔ لیکن ان کے بعد میر عثمان علی خاں کے دور میں بھی حیدرآباد کی بہت ترقی ہوئی۔ خصوصاً تعلیمی اعتبار سے یہاں بڑے بڑے کارنامے انجام دیے گئے۔ مادری زبان میں تعلیم کا حصول اور جامعہ عثمانیہ میں دارالترجمہ کا قیام میر عثمان علی خاں کا کارنامہ ہے۔ پروفیسر سید عین الحسن نے صدارتی خطاب میں کہا کہ میرا پہلا تعارف 1984، میں حیدرآباد سے ہوا تھا جب میری ملاقات یہاں کے ایڈیٹرس اور اساتذہ سے ہوئی تھی۔ اس وقت روزنامہ منصف کے ایڈیٹر نے مجھے مدعو کیا تھا۔ گولکنڈہ کے ایک مشاعرے میں شرکت کی غرض سے میں یہاں آیا تھا۔ میرے کلام کو بہت پسند کیا گیا تھا۔ انھوں نے اس موقع پر اپنی غزل کا ایک شعر بھی سنایا جو اس وقت کے مشاعرے میں انھوں نے پڑھا تھا اور جس پر انہیں داد وتحسین سے نوازا گیا تھا۔ انھوں نے یہاں کی شاعری کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میر نے ولی کا رنگ لیا۔ میر جب اپنی نزاکتوں میں الجھتے ہیں تو ولی کی طرف دیکھتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ جو بات یہاں کے "ہو" میں ہے وہ ہاں میں نہیں اور جو بات نکو اور نکّو میں ہے وہ "نہیں" میں نہیں۔ محترمہ اندرا دیوی دھن راجگیر نے اس خطبے میں آن لائن شرکت کی اور اس کامیاب پروگرام کے انعقاد کے لیے ذمہ داران پروگرام کو مبارکباد پیش کی۔

Lazawal (Jammu), 11-10-2023

مانو میں تدریس اساتذہ کے نئے افق پر کانفرنس کا انعقاد

پروفیسر چاند کرن سلوجا و دیگر کے خطاب۔ آئی ٹی ای پی کورس کا افتتاح

لازوال ڈیسک

حیدرآباد؍؍مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، اسکول برائے تعلیم وتربیت کے زیر اہتمام کل 4 سالہ انٹیگریٹیڈ ٹیچر ایجوکیشن پروگرام (آئی ٹی ای پی) پروگرام کے آغاز کے موقع پر ’’تدریس اساتذہ کے نئے افق کی پیشکش: چیلنج و امکانات‘‘ کے زیر عنوان پر ایک روزہ کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔ مہمان خصوصی، پروفیسر چاند کرن سلوجا نے زبان کی رکاوٹوں اور تعمیری نقطہ نظر (این سی ایف-2005) کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے مزید اس حقیقت پر زور دیا کہ 4 سالہ آئی ٹی ای پی پروگرام اساتذہ کو چار مراحل کے لیے تیار کرنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یعنی این ای پی 2020 کے نئے اسکول ڈھانچے کے مطابق فاؤنڈیشنل، پریپریٹری، مڈل اور ثانوی مراحل۔ انہوں نے اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ اس کورس کو مکمل کرنے والے طلبہ، ہندوستانی اقدار، زبانوں، علم، اخلاقیات، قبائلی روایت پر مبنی ہوں گے اور تعلیم اور تدریس میں جدید ترین پیشرفت سے بھی اچھی طرح واقف ہوں گے۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر مانو، نے اپنے صدارتی خطاب میں اساتذہ کے باہمی تعاون کے جذبے پر روشنی ڈالی۔ پروفیسر محمد مشاہد نے شکریہ ادا کیا۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے آئی ٹی ای پی کے آغاز کے لیے کی گئی کوششوں پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر پروفیسر شگفتہ شاہین، اوایس ڈی I نے دیگر شعبہ جات کی جانب سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کی۔ پروفیسر صدیقی محمد محمود، اوایس ڈی II نے اساتذہ کے اہم کردار اور اکیسویں صدی میں اساتذہ کی تعلیم کے نصاب کو تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا جو این ای پی 2020 کے اقدامات سے ہم آہنگ ہے۔ پروفیسر ونجا. ایم، ڈین نے آئی ٹی ای پی کا جائزہ پیش کیا اور کمیٹی اراکین اور تمام شعبہ جات کے صدور و ڈین کی مخلصانہ خدمات کا اعتراف کیا۔ پروفیسر شاہین الطاف شیخ، صدر شعبہ نے مانو میں آئی ٹی ای پی کے اجراء کے موقع پر استقبال کیا۔ افتتاحی سیشن کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ پینل مباحثہ میں ممتاز ماہرین تعلیم پروفیسر مدھوسودن جے وی، ہیڈ، ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اینڈ ایجوکیشن ٹیکنالوجی، یونیورسٹی آف حیدرآباد، ڈاکٹر پی شنکر، فیکلٹی، اسکول آف ایجوکیشن، عثمانیہ یونیورسٹی، پروفیسر سرینواس راؤ، ڈین، اندرا مہندرا اسکول آف ایجوکیشن، مہندرا یونیورسٹی اور پروفیسر گھنٹہ رمیش اعزازی پروفیسر، نظامت فاصلاتی تعلیم شریک تھے۔ پروفیسر اشتیاق احمد نے اختتامی خطاب کیا اور پروفیسر وقار النساء نے شکریہ ادا کیا۔ انتظامی ٹیم کی قیادت پروفیسر محمد مشاہد کر رہے تھے۔ ڈاکٹر اشونی، کوآرڈینیٹر اور ڈاکٹر وی ایس سوی، شریک کوآرڈینیٹر تھے۔ اساتذہ ڈاکٹر رفیع محمد، ڈاکٹر فردوس تبسم، ڈاکٹر صد تھرے وڈیکل، ڈاکٹر جرار احمد، ڈاکٹر اشرف نواز، ڈاکٹر ام سلمیٰ اور ڈاکٹر پروین کمار نے بھی انتظامات میں حصہ لیا۔

Sada e Hussaini
11-10-2023

اردو یونیورسٹی میں فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کا افتتاح پروفیسر اشتیاق احمد کا خطاب

حیدرآباد، 10/ اکتوبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذہ اردو ذریعہ تعلیم (سی پی ڈی یوایم ٹی) کے زیر اہتمام اسسٹنٹ پروفیسرس کے لیے اڈوانسڈ پیڈاگوگیس (FDP on (Advanced Pedagogies پر دو ہفتہ طویل آن لائن فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کا کل افتتاح عمل میں آیا۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے اپنے خطاب میں کہا کہ مانو تعلیم و تدریس میں عمدگی کو فروغ دینے کے لیے پُرعزم ہے۔ یہ پروگرام جو اساتذہ کو ایسے علم وفن سے آراستہ کرتا ہے جس کی انہیں ضرورت ہے۔ تعلیم و تدریس کے تئیں یونیورسٹی کے عزم کا اظہار بھی ہے۔ اس کے ذریعہ تدریس اور سیکھنے کے طریقوں میں نمایاں بہتری آئے گی جس سے ملک بھر کے طلباء کو فائدہ پہنچے گا۔ پروفیسر عبدالواحد، ڈین، اسکول آف ٹیکنالوجی افتتاحی اجلاس کے مہمان خصوصی تھے۔ پروفیسر محمد عبدالسمیع صدیقی، ڈائرکٹر، مرکز نے افتتاحی کلمات پیش کیے۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، پرنسپل، مانو پالی ٹیکنیک حیدرآباد و کوآرڈینیٹر پروگرام نے شکریہ ادا کیا جبکہ ڈاکٹر مصباح انظر، اسسٹنٹ پروفیسر نے کاروائی چلائی۔ پروگرام کے انعقاد کا مقصد اساتذہ کو جدید تدریسی تکنیکوں اور حکمت عملیوں کے ذریعے بااختیار بنانا ہے۔ 21/ اکتوبر تک جاری اس پروگرام میں ملک کے مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں کے 80 سے زائد اسسٹنٹ پروفیسرس شرکت کررہے ہیں۔

Sada e Hussaini, 11-10-2023

حیدرآباد کی تہذیب میں محبت کا اثر

مانو میں مکرم جاہ یادگاری خطبہ۔ علامہ اعجاز فرخ، پروفیسر عین الحسن و دیگر کے خطاب

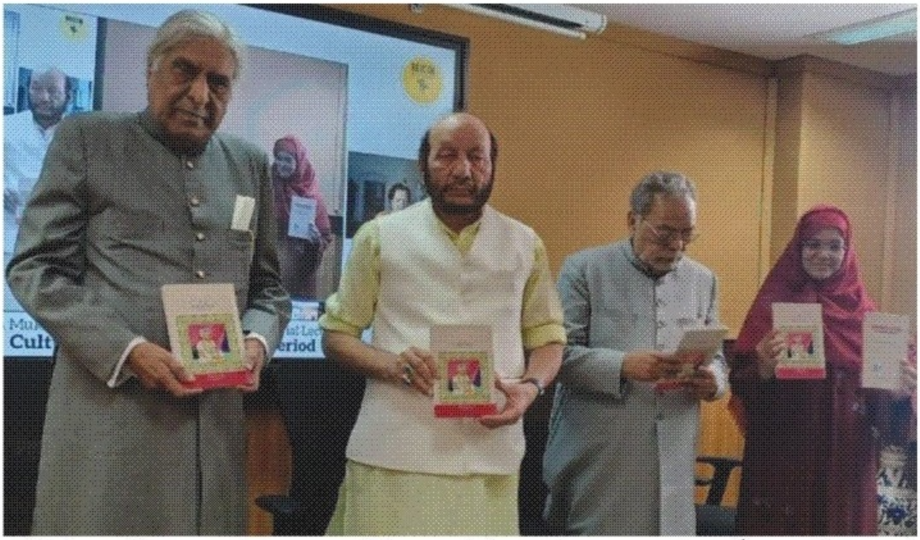

حیدرآباد، 10 ر اکتوبر (پریس نوٹ)

حیدرآباد کی داستان ایک تہذیب کی داستان ہے، نہ حسنِ کشمیر ہے نہ صبحِ بنارس کی دلکش تصویر ہے بلکہ یہ ایک من موہنی تہذیب ہے۔ یہاں کی تہذیب میں محبت کا اثر ہے۔ دوسروں کو جگہ دینے کی خصوصیت زیادہ ہے۔ غدر کے بعد ہندوستان کے گوشے گوشے سے لوگ آئے۔ وہ اپنے ساتھ اپنی تہذیب لے کر آئے اور اس کے اثرات یہاں کی تہذیب و ثقافت پر واقع ہوئے جس کے باعث یہاں کی تہذیب مشترکہ تہذیب کا نمونہ بن گئی۔ یہاں کبھی بھی ذات پات، رنگ و نسل اور زبان کا جھگڑا نہیں رہا۔ حیدرآباد کا اپنا ڈاک نظام اور ریلوے تھا۔ اپنی کرنسی تھی، اپنی عدالت تھی، کوئی چیز انگریزوں کے تسلط کی نہیں تھی۔ ان خیالات کا اظہار حیدرآباد کے ممتاز دانشور علامہ اعجاز فرخ نے مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام کل منعقدہ مکرم جاہ بہادر یادگاری خطبہ پیش کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ علامہ نے مزید کہا کہ حیدرآباد کی ترقی کا آغاز میر محبوب علی خاں کے دور سے ہوتا ہے۔ چومحلہ پیلیس مظفرالملک ناصر جنگ کے زمانے کا پیلیس ہے۔ اس کی مثال ایران میں بھی نہیں ملتی۔ اس کا ڈائننگ ٹیبل اتنا وسیع ہے جہاں 200 افراد کی گنجائش ہے۔ تہذیب و ثقافت اور علم و فنون کی ترویج و توسیع میر محبوب علی خاں کے زمانے میں بڑے پیمانے پر ہوئی۔ یہاں کا تعلیمی نظام میر محبوب علی خاں کا قائم کردہ ہے۔ لیکن ان کے بعد میر عثمان علی خاں کے دور میں بھی حیدرآباد کی بہت ترقی ہوئی۔ خصوصاً تعلیمی اعتبار سے یہاں بڑے بڑے کارنامے انجام دیے گئے۔ مادری زبان میں تعلیم کا حصول اور جامعہ عثمانیہ میں دارالترجمہ کا قیام میر عثمان علی خاں کا کارنامہ ہے۔ پروفیسر سید عین الحسن نے صدارتی خطاب میں کہا کہ میرا پہلا تعارف 1984ء میں حیدرآباد سے ہوا تھا جب میری ملاقات یہاں کے ایڈیٹرس اور اساتذہ سے ہوئی تھی۔ اس وقت روزنامہ منصف کے ایڈیٹر نے مجھے مدعو کیا تھا۔ گولکنڈہ کے ایک مشاعرے میں شرکت کی غرض سے میں یہاں آیا تھا۔ میرے کلام کو بہت پسند کیا گیا تھا۔ انھوں نے اس موقع پر اپنی غزل کا ایک شعر بھی سنایا جو اس وقت کے مشاعرے میں انھوں نے پڑھا تھا اور جس پر انہیں داد و تحسین سے نوازا گیا تھا۔ انھوں نے یہاں کی شاعری کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میر نے ولی کا رنگ لیا۔ میر جب اپنی نزاکتوں میں الجھتے ہیں تو ولی کی طرف دیکھتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ جو بات یہاں کے ''ہو'' میں ہے وہ ہاں میں نہیں اور جو بات نکو اور نئیں میں ہے وہ ''نہیں'' میں نہیں۔ محترمہ اندرا دیوی دھن راجگیر نے اس خطبے میں آن لائن شرکت کی اور اس کامیاب پروگرام کے انعقاد کے لیے ذمہ داران پروگرام کو مبارکباد پیش کی۔ مہمان خصوصی جناب شاہد حسین زبیری نے مکرم جاہ بہادر کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات اور ہم کاری کا خصوصی طور پر ذکر کیا اور کہا کہ مکرم جاہ کی جو شخصیت ہے انہیں میں مرحوم کہہ ہی نہیں سکتا۔ انھوں نے مکرم جاہ ایجوکیشنل ٹرسٹ قائم کیا تھا۔ اس کی مالیت اس دور میں نظام چیریٹیبل ٹرسٹ سے بہت زیادہ تھی۔ آج متعدد تعلیمی ادارے اس ٹرسٹ کے زیر پرستی چل رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مکرم جاہ جیسی شخصیت پیدا ہونا مشکل ہے۔ جلسے کا آغاز جناب محمد طیب قاسمی، ریسرچ اسکالر مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پروفیسر عزیز بانو، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات نے استقبالیہ کلمات پیش کیے۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، ڈائرکٹر مرکز نے کارروائی چلائی۔ اس موقع پر پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی کی دو تصانیف ''عشرت کدۂ آفاق: چندو لعل شادان'' اور ''دفترِ عشق: کلیاتِ ماہ لقا چندا'' کی شیخ الجامعہ کے ہاتھوں رسم رونمائی انجام دی گئی۔ علاوہ ازیں مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت کے زیر اہتمام شائع ہونے والے جریدے ''ادب و ثقافت'' شمارہ نمبر 17 کا بھی اجرا عمل میں آیا۔ ڈاکٹر احمد خان، اسوسی ایٹ پروفیسر، مرکز مطالعاتِ اردو ثقافت کے شکریہ پر پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔

Sada e Hussaini, 11-10-2023

اردو میں خواتین کے علمی وادبی کارنامے ہندوستان کا عظیم تہذیبی سرمایہ

مانو میں دو روزہ قومی کانفرنس کا افتتاحی

حیدرآباد، 10 ر اکتوبر (پریس نوٹ) ہندوستان کی دیگر زبانوں کی طرح اردو میں بھی خواتین نے اپنی تحریروں کے ذریعے علمی و ادبی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ انھوں نے تمام اصنافِ ادب میں اپنے تجربات ومشاہدات کو رقم کر کے اردو کے سرمایہ کو مالا مال کیا ہے۔ زبان وادب کے فروغ کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی معاشرتی اور تہذیبی زندگی کو مستحکم کرنے میں ان کے کارنامے قابلِ قدر ہیں۔ انھیں ہم ہندوستان کا عظیم تاریخی وتہذیبی سرمایہ قرار دے سکتے ہیں۔ ہمیں یہ محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے خواتین کی صلاحیتوں کو پروان چڑھنے کا کتنا موقع دیا۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر 2 روزہ قومی کانفرنس بہ عنوان ''اردو اور دکن میں خواتین کی تحریریں وادبی ثقافتیں: عصری منظر نامہ'' کے افتتاحی اجلاس میں کیا۔ یہ کانفرنس، شعبہ تعلیم نسواں' اردو یونیورسٹی، انویٹی ریسرچ سنٹر فار ویمنس اسٹڈیز اور محکمہ لسانیات وثقافت، حکومتِ تلنگانہ کے اشتراک سے 10 اور 11 ر اکتوبر کو منعقد کی جارہی ہے۔ پروفیسر اشرف رفیع' سابق صدر شعبہ اردو، عثمانیہ یونیورسٹی نے مخاطب کرتے ہوئے ریاستِ تلنگانہ اور دکن کی عظیم ثقافت پر روشنی ڈالی اور خواتین کے اردو کارناموں کو خراج تحسین پیش کیا۔ جبکہ مہمان اعزازی کے طور پر پروفیسر سوسی تھارو' سابق صدر، شعبۂ مطالعاتِ ثقافت، ایفلو، حیدرآباد نے صحت کی ناسازی کے باعث ویڈیو پیغام بھیجا۔ پروفیسر شہناز نبی، سابق صدر شعبہ اردو ڈائرکٹر 'اقبال چیر، کلکتہ یونیورسٹی نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ انھوں نے مختلف اصناف ادب کے حوالہ سے نسائی ادب کی انفرادیت کے ساتھ ساتھ عصری منظر نامہ کا بھرپور جائزہ پیش کیا اور اس بات پر زور دیا کہ خواتین کے ادب کی تاریخ مرتب کرنے کے لیے اداروں کو آگے آنے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر آمنہ تحسین، صدر شعبہ تعلیم نسواں نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ انھوں نے اپنے خطاب میں نسائی ادب کی اہمیت اور اس پر تحقیق وترتیب واشاعت کی طرف توجہ دلائی۔

Urdu Action 11-10-2023

اردو یونیورسٹی میں فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کا افتتاح، پروفیسر اشتیاق احمد کا خطاب

حیدرآباد، 10/اکتوبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اساتذہ اردو ذریعہ تعلیم (سی پی ڈی یو ایم ٹی) کے زیر اہتمام اسسٹنٹ پروفیسرس کے لیے اڈوانسڈ پیڈاگوگیس (FDP on Advanced Pedagogies) پر دو ہفتہ طویل آن لائن فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کا کل افتتاح عمل میں آیا۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے اپنے خطاب میں کہا کہ مانو تعلیم و تدریس میں عمدگی کو فروغ دینے کے لیے پُرعزم ہے۔ یہ پروگرام جو اساتذہ کو ایسے علم وفن سے آراستہ کرتا ہے جس کی انہیں ضرورت ہے۔ تعلیم و تدریس کے تئیں یونیورسٹی کے عزم کا اظہار بھی ہے۔ اس کے ذریعہ تدریس اور سیکھنے کے طریقوں میں نمایاں بہتری آئے گی جس سے ملک بھر کے طلباء کو فائدہ پہنچے گا۔

Urdu Action 11-10-2023

حیدرآباد کی تہذیب میں محبت کا اثر

مانو میں مکرم جاہ یادگاری خطبہ۔ علامہ اعجاز فرخ، پروفیسر عین الحسن و دیگر کے خطاب

حیدرآباد، 10 / اکتوبر (پریس نوٹ) حیدرآباد کی داستان ایک تہذیب کی داستان ہے، نہ حسن کشمیر ہے نہ صبح بنارس کی دلکش تصویر ہے بلکہ یہ ایک من موہنی تہذیب ہے۔ یہاں کی تہذیب میں محبت کا اثر ہے۔ دوسروں کو جگہ دینے کی خصوصیت زیادہ ہے۔ غدر کے بعد ہندوستان کے گوشے گوشے سے لوگ آئے۔ وہ اپنے ساتھ اپنی تہذیب لے کر آئے اور اس کے اثرات یہاں کی تہذیب و ثقافت پر واقع ہوئے جس کے باعث یہاں کی تہذیب مشترک تہذیب کا نمونہ بن گئی۔ یہاں کبھی بھی ذات پات، رنگ و نسل اور زبان کا جھگڑا نہیں رہا۔ حیدرآباد کا اپنا ڈاک نظام اور ریلوے تھا۔ اپنی کرنسی تھی، اپنی عدالت تھی، کوئی چیز انگریزوں کے تسلط کی نہیں تھی۔ ان خیالات کا اظہار حیدرآباد کے ممتاز دانشور علامہ اعجاز فرخ نے مرکز مطالعات اردو ثقافت، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے زیر اہتمام کل منعقدہ مکرم جاہ بہادر یادگاری خطبہ پیش کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ علامہ نے مزید کہا کہ حیدرآباد کی ترقی کا آغاز میر محبوب علی خاں کے دور سے ہوتا ہے۔ چومحلہ پیلیس مظفر الملک ناصر جنگ کے زمانے کا پیلیس ہے۔ اس کی مثال ایران میں بھی نہیں ملتی۔ اس کا ڈائننگ ٹیبل اتنا وسیع ہے جہاں 200 افراد کی گنجائش ہے۔ تہذیب و ثقافت اور علم و فنون کی ترویج و توسیع میر محبوب علی خاں کے زمانے میں بڑے پیمانے پر ہوئی۔ یہاں کا تعلیمی نظام میر محبوب علی خاں کا قائم کردہ ہے۔ لیکن ان کے بعد میر عثمان علی خاں کے دور میں بھی حیدرآباد کی بہت ترقی ہوئی۔ خصوصاً تعلیمی اعتبار سے یہاں بڑے بڑے کارنامے انجام دیے گئے۔ مادری زبان میں تعلیم کا حصول اور جامعہ عثمانیہ میں دارالترجمہ کا قیام میر عثمان علی خاں کا کارنامہ ہے۔ پروفیسر سید عین الحسن نے صدارتی خطاب میں کہا کہ میرا پہلا تعارف 1984ء میں حیدرآباد سے ہوا تھا جب میری ملاقات یہاں کے ایڈیٹرس اور اساتذہ سے ہوئی تھی۔ اس وقت روزنامہ منصف کے ایڈیٹر نے مجھے مدعو کیا تھا۔ گولکنڈہ کے ایک مشاعرے میں شرکت کی غرض سے میں یہاں آیا تھا۔ میرے کلام کو بہت پسند کیا گیا تھا۔ انہوں نے اس موقع پر اپنی غزل کا ایک شعر بھی سنایا جو اس وقت کے مشاعرے میں انھوں نے پڑھا تھا اور جس پر انہیں داد و تحسین سے نوازا گیا تھا۔ انھوں نے یہاں کی شاعری کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میر نے ولی کا رنگ لیا۔ میر جب اپنی نزاکتوں میں الجھتے ہیں تو ولی کی طرف دیکھتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ جو بات یہاں کے "ہو" میں ہے وہ ہاں میں نہیں اور جو بات نکو اور نکو میں ہے وہ "نہیں" میں نہیں۔ محترمہ اندرا دیوی دھن راجگیر نے اس خطبے میں آن لائن شرکت کی اور اس کامیاب پروگرام کے انعقاد کے لیے ذمہ داران پروگرام کو مبارکباد پیش کی۔ مہمان خصوصی جناب شاہد حسین زبیری نے مکرم جاہ بہادر کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات اور ہم کاری کا خصوصی طور پر ذکر کیا اور کہا کہ مکرم جاہ کی جو شخصیت ہے انہیں میں مرحوم کہہ ہی نہیں سکتا۔ انھوں نے مکرم جاہ ایجوکیشنل ٹرسٹ قائم کیا تھا۔ اس کی مالیت اس دور میں نظام چیریٹیبل ٹرسٹ سے بہت زیادہ تھی۔ آج متعدد تعلیمی ادارے اس ٹرسٹ کے زیر پرستی چل رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مکرم جاہ جیسی شخصیت پیدا ہونا مشکل ہے۔ جلسے کا آغاز جناب محمد طیب قاسمی، ریسرچ اسکالر مرکز مطالعات اردو ثقافت کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پروفیسر عزیز بانو، ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات نے استقبالیہ کلمات پیش کیے۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، ڈائرکٹر مرکز نے کارروائی چلائی۔ اس موقع پر پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی کی دو تصانیف "عشرت کدۂ آفاق: چندولعل شادان" اور "دفتر عشق: کلیات ماہ لقا چندا" کی شیخ الجامعہ کے ہاتھوں رسم رونمائی انجام دی گئی۔ علاوہ ازیں مرکز مطالعات اردو ثقافت کے زیر اہتمام شائع ہونے والے جریدے "ادب و ثقافت" شمارہ نمبر 17 کا بھی اجرا عمل میں آیا۔ ڈاکٹر احمد خان، اسوسی ایٹ پروفیسر، مرکز مطالعات اردو ثقافت کے شکریہ پر پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔

Urdu Action 11-10-2023

اردو میں خواتین کے علمی و ادبی کارنامے ہندوستان کا عظیم تہذیبی سرمایہ

مانو میں دو روزہ قومی کانفرنس کا افتتاحی۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر اور دیگر کا خطاب

حیدرآباد، 10 / اکتوبر (پریس نوٹ) ہندوستان کی دیگر زبانوں کی طرح اردو میں بھی خواتین نے اپنی تحریروں کے ذریعے علمی و ادبی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ انھوں نے تمام اصناف ادب میں اپنے تجربات و مشاہدات کو رقم کر کے اردو کے سرمایہ کو مالا مال کیا ہے۔ زبان و ادب کے فروغ کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی معاشرتی اور تہذیبی زندگی کو مستحکم کرنے میں ان کے کارنامے قابل قدر ہیں۔ انھیں ہم ہندوستان کا عظیم تاریخی و تہذیبی سرمایہ قرار دے سکتے ہیں۔ ہمیں یہ محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے خواتین کی صلاحیتوں کو پروان چڑھنے کا کتنا موقع دیا۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے 2 روزہ قومی کانفرنس بہ عنوان ’’اردو اور دکن میں خواتین کی تحریریں و ادبی ثقافتیں: عصری منظر نامہ‘‘ کے افتتاحی اجلاس میں کیا۔ یہ کانفرنس، شعبہ تعلیم نسواں اردو یونیورسٹی، انوشکی ریسرچ سنٹر فار ویمنس اسٹڈیز اور محکمہ لسانیات و ثقافت، حکومت تلنگانہ کے اشتراک سے 10 اور 11 / اکتوبر کو منعقد کی جارہی ہے۔ پروفیسر اشرف رفیع، سابق صدر شعبہ اردو، عثمانیہ یونیورسٹی نے مخاطب کرتے ہوئے ریاست تلنگانہ اور دکن کی عظیم ثقافت پر روشنی ڈالی اور خواتین کے اردو کارناموں کو خراج تحسین پیش کیا۔ جبکہ مہمان اعزازی کے طور پر پروفیسر سوسی تھارو، سابق صدر، شعبہ مطالعات ثقافت، ایفلو، حیدرآباد نے صحت کی ناسازی کے باعث ویڈیو پیغام بھیجا۔ پروفیسر شہناز نبی، سابق صدر شعبہ اردو و ڈائرکٹر اقبال چیئر، کلکتہ یونیورسٹی نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ انھوں نے مختلف اصناف ادب کے حوالے سے نسائی ادب کی انفرادیت کے ساتھ ساتھ عصری منظرنامہ کا بھرپور جائزہ پیش کیا اور اس بات پر زور دیا کہ خواتین کے ادب کی تاریخ مرتب کرنے کے لیے اداروں کو آگے آنے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر آمنہ تحسین، صدر شعبہ تعلیم نسواں نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ انھوں نے اپنے خطاب میں نسائی ادب کی اہمیت اور اس پر تحقیق و ترتیب و اشاعت کی طرف توجہ دلائی۔ انھوں نے بتایا کہ کانفرنس میں شرکت کے لیے ملک کے مختلف شہروں کے علاوہ تلنگانہ کی یونیورسٹیز کے اساتذہ، محققین، نقاد، مترجم اور آرکائیوز کے ماہرین تشریف لائے ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر اسماء رشید، اسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ انگریزی، ایفلو و سکریٹری انوشکی ریسرچ سنٹر نے کانفرنس کا مکمل تعارف اور اغراض و مقاصد پیش کیے۔ ڈاکٹر شبانہ کیسر، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ تعلیم نسواں نے کارروائی چلائی۔ کانفرنس میں مندوبین کے علاوہ معززین شہر، اساتذہ اور طلبہ کی کثیر تعداد موجود تھی۔

Urdu Action, 11-10-2023

IND TODAY
WEDNESDAY, OCTOBER 11, 2023

Conference On Unveiling New Horizons In Teacher Education Held At MANUU

By Syed Mohiuddin Last Updated Oct 10, 2023

Hyderabad: "4-year ITEP program has been designed to prepare teachers for the four stages; i.e., foundational, preparatory, middle and secondary as per the new school structure of NEP 2020. Students who undergo this course will be grounded in Indian values, languages, knowledge, ethos, tribal tradition and also well-versed in latest advances in education and pedagogy", said Prof. Chand Kiran Saluja, Director, Samskrit Promotion Foundation, New Delhi in the inaugural of Integrated Teacher Education Programme (ITEP) and one day Conference "Unveiling New Horizons in Teacher Education : Prospects and Challenges" organized by School of Education and Training (SE&T), Maulana Azad National Urdu University (MANUU) yesterday. Prof. Syed Ainul Hasan, Vice Chancellor presided over.

Prof. Saluja delved into the significance of language barriers and the Constructive Approach (NCF-2005). He emphasized the observation and recognition of the child, providing the right path for their development. He stressed the rationale behind ITEP being four years long, reminding of the four fundamental types of learning by the Delors Commission.

Prof. Ainul Hasan in his presidential address highlighted the collaborative spirit among faculty members. Prof. Ainul Hasan and Prof. Chand Kiran Saluja also planted sapling.

Prof. Ishtiaque Ahmad, Registrar highlighted the strenuous efforts dedicated to ITEP's launch. Prof. Shugufta Shaheen, OSD-I and Prof. Siddiqui Mohd. Mahmood, OSD-II also addressed on the occasion.

Prof. Shaheen Altaf Shaikh, Head, Department of Education and Training delivered welcomed address. Prof. Vanaja. M, Dean, SE&T provided an insightful overview of ITEP. Prof. Mohd. Moshahid proposed vote of thanks.

Later, a Panel Discussion was also held. Prof. Madhusudan JV, Dr. P. Shankar, Prof. Srinivasa Rao, and Prof. Ghanta Ramesh were the panelists.

Prof. Ishtiaque Ahmad delivered the valedictory address. Prof. Viquar Unnisa poposed vote of thanks in the valedictory session.

Conference on unveiling horizons in Teacher Education held at MANUU

News Desk| Published: 10th October 2023 6:59 pm IST

Hyderabad: Four-year ITEP programme has been designed to prepare teachers for the four stages; i.e., foundational, preparatory, middle, and secondary as per the new school structure of NEP 2020. Students who undergo this course will be grounded in Indian values, languages, knowledge, ethos, and tribal tradition and also well-versed in the latest advances in education and pedagogy, said Prof. Chand Kiran Saluja, Director, Samskrit Promotion Foundation, New Delhi

She was speaking at the inaugural session of the Integrated Teacher Education Programme (ITEP) and one-day Conference "Unveiling New Horizons in Teacher Education: Prospects and Challenges" organized by School of Education and Training (SE&T), Maulana Azad National Urdu University (MANUU) on Monday.

Prof Syed Ainul Hasan, Vice Chancellor presided over the session.

Prof Saluja delved into the significance of language barriers and the Constructive Approach (NCF-2005). He emphasized the observation and recognition of the child, providing the right path for their development. He stressed the rationale behind ITEP being four years long, reminding of the four fundamental types of learning by the Delors Commission.

Prof. Ainul Hasan highlighted the collaborative spirit among faculty members.

Prof. Ishtiaque Ahmad, the Registrar, highlighted the strenuous efforts dedicated to ITEP's launch. Prof. Shugufta Shaheen, OSD-I, and Prof. Siddiqui Mohd. Mahmood, OSD-II also addressed the participants.

Later, a discussion was held wherein Prof. Madhusudan JV, Dr P Shankar, Prof Srinivasa Rao, and Prof Ghanta Ramesh were the panelists.

Hyderabad resonates with culture of love, says Aijaz Farrukh

News Desk | Published: 10th October 2023 7:03 pm IST

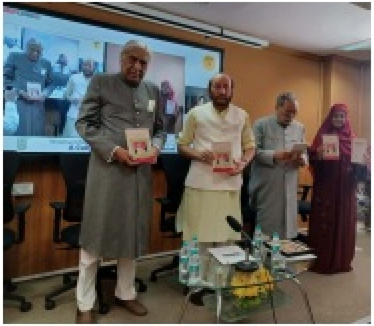

Hyderabad: Hyderabad is a story of culture. This historic city represents an impressive culture of love and accommodation. This city absorbed people coming from every nook and corner of the country after the first war of Independence in 1857. This is the reason why Hyderabad became a melting point of various traditions and languages.

Allama Aijaz Farrukh, an eminent historian and scholar expressed these views on Monday at Maulana Azad National Urdu University (MANUU) while delivering the inaugural Mukarram Jah Memorial Lecture.

Prof. Syed Ainul Hasan, Vice-Chancellor, presided over the function.

The Centre for Urdu Culture Studies (CUCS) organized the lecture.

Farrukh spoke at length about the achievements and public welfare measures undertaken during the rule of Sixth and Seventh Nizams.

Prof. Ainul Hasan praised the pluralistic Hyderabadi culture with special reference to its Deccani language and poetry.

Shahid Hussain Zuberi, Chief Guest, shared his memories with the late Prince Mukarram Jah who passed away recently.

Philanthropist Rajkumari Indira Devi Dhanrajgir spoke online wherein she appreciated the efforts in organizing the lecture. Prof Aziz Bano, Dean, the School of Languages, gave welcome address. Prof. Shahid Naukhez, Director, CUCS was the convener of the programme. His two books along with the latest issue of "Adab-o-Saqafat" , the referenced journal published by the centre, was also released on the occasion.

Dr. Ahmad Khan, Deputy Director, CUCS proposed a vote of thanks.